اداریہ

(EDITORIAL)

مقتل نگاری

عربوں کو آقایان تاریخ (Masters of History) کہا گیا ہے اس کی وجہ ہے کہ انہوں نے حدیث وسنت رسولؐ میں بہت ہی شغف وانہماک کا مظاہرہ کیا۔ یہ دراصل فروغ وحفاظت اسلام کی راہ میں قدرت کا انتظام اور حضرت ختمی مرتبت کی تربیت کا کمال تھا کہ صحابیت کو ادارہ کی شکل میں اسلام کا پیامی بنا دیا گیا۔ (یہاں خالص ومحترم صحابیت کی بات ہے، صحابیت کی نقاب میں منافقت اور شیطانی منصوبہ کا حصہ بننے کی بات نہیں۔) اسی ضمن میں تاریخ بھی مرتب ہوتی گئی۔ یہ سلسلہ صحابیت کے بعد اسی انداز سے جاری رہا۔ علم سینہ کے ساتھ ساتھ قلم کی بھی خاص مدد لی گئی۔ اسی تاریخی شعور وانہماک نے عربوں کو یہ خطاب دلایا۔

دورزماں میں معرکہ کربلا جیسا پر درد سانحہ رونما ہوا جس نے عالم انسانیت پر جتنا ہمہ گیر، فوری اور دیرپا اثر کیا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ یہی اثر تھا کہ عوام وخواص میں کربلا کا ذکر خاص موضوع سخن بن کر عام ہو گیا۔ اسی نے انقلابی تحریکوں کی بنیادیں ڈالی۔ اس ذکر کے دو متضاد رخ رہے۔ حکومت کی طرف سے اپنے تشدد پسندانہ استیصالی حربہ کی دھونس جمانے اور اپنی مبینہ کامیابی کا بکھان کرنے کے انداز میں اس ذکر کا سہارا لیا گیا۔ دوسری جانب عوام کی سطح پر انقلابی تحریکوں کی تقویت اور مظلومیت کی حقیقی فتح کی نغمہ سرائی کے انداز میں اس ذکر کو باقی رکھا گیا۔

اسی ضمن میں تاریخ نگاری کے چمن میں ایک کونپل پھوٹی یعنی مقتل نگاری کی بنیاد پڑی جو بعد میں ایک توانا روایت کی صورت میں فروغ پائی۔ بہر حال اصل مقتل نگاری پر مذکورہ دونوں رخ متفق ہو گئے۔ جو بھی ہو مقاتل تاریخ کربلا کے اہم بنیادی ماخذ ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ معرکہ کربلا کے بارے میں جو بھی ہماری تاریخی معلومات ہیں وہ زیادہ تر انہی مقاتل کی مرہون منت ہیں۔

زیر نظر شمارہ میں ایک مقتل (عقبہ بن سمعان) پر پرمغز تحقیقی مقالہ شامل ہے۔ فاضل ومقالہ نگار ہیں علامہ سید مجتبیٰ حسن کامونپوری ان کی شخصیت اور تاریخی بصیرت محتاج تعارف نہیں ہے۔ انہوں نے متعدد مقاتل پر اپنے تحقیقی وتجزیاتی مقالے سپرد قلم کئے۔ جن میں سے کچھ شعاع عمل کی زینت ہو بھی ہو چکے۔

م۔ر۔عابد